عقیدہ ختم نبوت ازروئے قرآن اور قادیانی مغالطوں کا ازالہ

The Believe in the Finality of Prophethood According to the Quran and the Correction of the Qadiani Fallacies

Kashif Ali
M.Phil Scholar Islamic Research Center
Bahauddin Zakariya University, Multan
E-mail: ali03144111211@gmail.com
Dr. Faridah Yousuf
Associate Professor Department of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University Multan

Abstract
The belief in the finality of prophethood is the most important and fundamental belief of Islam. The entire edifice of the religion of islam is based on this belief. It has been openly declared in more than a hundred verses of the Holy Qur'an that the Prophet, peace and blessings be upon him, is the last prophet and messenger until the Resurrection. It is to be remembered that the first consensus of this ummah was that the claim of prophethood is death and death is obligatory, and the ummah has followed this first consensus until today and has maintained this tradition. In the last century, intellectuals and intellectuals worked continuously to make the Muslim Ummah aware of the reality of Qadianism. Because One of the problems facing the Muslim Ummah is Qadianism The Qadianis are misguiding the Muslims by giving wrong interpretations of the Quranic Verses. In this article, these wrong interpretations have been accounted for. So that Muslims can protect their faith. Finally Suggestions and recommendations have also been presented.
Keywords: Ahamadiyyat, Qadianiat, Ahamadism, Qadianism

اللہ ذوالجلال ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اس نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو امر "کن" سے تمام جہان پیدا فرمائے۔ پھر جب ارادہ الٰہی ہوا کہ ایسی ہستی تخلیق کی جائے جس میں صفات الٰہی کی تجلیاں نظر آئیں تو اس نے انسان کو وجود بخشا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ [1] ترجمہ: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

انسان کو عالم علیا و سفلٰی کے محاسن کا مرقع بنا کر منصہ شہود پر جلوہ گر کیا گیا۔

جب جملہ مظاہر "اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ" میں جمع کر دیے گئے تو اس انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے جماعت انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیجا گیا۔ اور جب مشیت الٰہی کو یہ منظور ہوا کہ حسن کائنات اپنی تکمیل اور کمال کو پہنچے تو "ذات محمدی ﷺ" کو ظہور عطا فرمایا۔ وجود مصطفیٰ ﷺ میں تمام محامد و محاسن اور کمالات نبوت اس نقطہ کمال تک پہنچے کہ

قصر نبوت کا کوئی گوشہ تشنہ تکمیل نہ رہا اور نبوت کی عظیم الشان عمارت ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی۔ تو رب کریم عزوجل نے سلسلہ نبوت ختم کر کے آپ ﷺ کے سر انور پر "ختم نبوت" کا تاج سجایا ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا [2]

ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخری اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کو "خاتم النبیین" یعنی آخری نبی فرمایا گیا ہے قرآن مجید کی ایک سو (100) سے زائد قطعی الدلالۃ آیات مبارکہ حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کی دلیل کے طور پر موجود ہیں کسی مسئلے پر قرآن کی ایک ہی قطعی الدلالۃ آیت موجود ہو تو بطور نص حکم کے اعتبار سے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی، چنانچہ عقیدہ ختم نبوت قرآن کی رو سے ایک متفق علیہ عقیدہ ہے جس پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ امت مسلمہ نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں سات سو حفاظ صحابہ کرام کی قیمتی جانیں قربان کر کے بھی عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عظیم قربانی ایک عملی پیغام تھا کہ ہمارے بعد میں آنیوالے مسلمان اس عقیدے کے تحفظ کے لئے کسی بھی ممکنہ اقدام اور قربانی سے دریغ نہ کریں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قرآن مجید کی ایک سو (100) سے زائد آیات اور دو سو دس سے زائد احادیث موجود ہیں۔

قرآن کے ہر صفحہ پر ختم نبوت کا ثبوت موجود:

قرآن کی سو سے زائد آیات تو اپنے اندر ختم نبوت کا واضح حکم رکھتی ہیں جبکہ بعض چوٹی کے علماء جن کے سینے قرآن کے اسرار و رموز سے مزیّن ہیں ان کا کہنا ہے کہ قرآن کا کوئی صفحہ ایسا نہیں جس پر ختم نبوت کے دلائل موجود نہ ہوں۔ 1926ء میں احمد پور شرقیہ کی عدالت میں غلام عائشہ اور عبدالرزاق کے درمیان عبدالرزاق کے مرزائی ہو جانے کی وجہ سے تنسیخ نکاح کا ایک مقدمہ دائر ہوا۔ چیف کورٹ بہاولپور کے حکم مجریہ 7 مئی 1927ء کی رو سے یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ کورٹ بہاولپور منتقل ہوا جس کے فیصلے کے خلاف اپیل دربار بہاولپور یعنی ریاست بہاول پور کابینہ کے اجلاس خاص "عدالت معلیٰ" جسے اس وقت ریاست بہاول پور میں "سپریم کورٹ" کی حیثیت حاصل تھی منتقل ہوا۔ غلام عائشہ کی طرف سے علامہ غلام محمد گھوٹوی گولڑوی اس مقدمہ کی وکالت کر رہے تھے۔ دوران بحث ریاست کے وزیر اعلیٰ سردار نبی بخش نے کہا کہ آپ صرف قرآن سے "ختم نبوت" ثابت کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ قرآن کے جس صفحہ سے کہیں میں ختم نبوت ثابت کر دوں گا۔ اس پر تمام

حاضرین چونک گئے اورآپ سے مطالبہ کیاگیاکہ آپ صرف قرآن کےپہلے صفحے سے ختم نبوت پر دلیل دے دیں۔حضرت علامہ نے صفحہ اول سے سورۃالبقرۃ کی ابتدائی چارآیات تلاوت فرماکرچوتھی آیت کاترجمہ وتشریح فرمائی:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ[3]

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترااور آخرت پر یقین رکھیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایاکہ اگر آپ ﷺ کے بعدکچھ نازل ہونے والاہوتاتواللہ اس کاضرور ذکر فرماتا۔کیونکہ آپ سے پہلے اورآپ پرنازل ہونے والے کااگر اللہ نے ذکر فرمایاہے توآپ کے بعد اگرکچھ نازل ہوناہوتاتواللہ ضرور اس کاذکر بھی فرماتا۔

آپ ﷺ کے بعدکچھ بھی نازل نہیں ہوناتھااس لئے اللہ نے اس کاذکر بھی نہیں فرمایااس کامطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اورآپ کے بعد کوئی نبی نہیں آپ کی یہ دلیل سن کر حاضرین عش عش کر اٹھے کہ یہ زبردست استدلال ہے انگریزوزیرنے بے اختیاراٹھ کر کہا: Well Moulana Well, it is Logic

زیر نظر مضمون میں عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وحدیث سے کچھ دلائل پیش خدمت ہیں جنہیں پڑھ کر نہ صرف عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت مزید نکھر کر سامنے آئے گی بلکہ اس بنیادی عقیدے میں مزید پختگی پیدا ہوگی۔

عقیدہ ختم نبوت ازروئے قرآن:

حضور نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا قرآنی آیات سے قطعیت اورحتمیت کے ساتھ ثابت ہے اگر قرآن کریم کابغور مطالعہ کرکے اس کے مطالب ومفاہیم پر توجہ کی جائے تومعلوم ہو گا کہ قرآن حکیم میں ایمان اورعقیدے کے باب میں اتنی کثرت سے کوئی اور مضمون بیان نہیں ہوا جتنی کثرت اور صراحت سے عقیدہ ختم نبوت بیان ہوا ہے۔

قرآنی دلیل نمبر1: ارشادباری تعالیٰ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا[4]

ترجمہ: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخری اور اللہ سب کچھ جانتاہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی تفسیر تبیان القرآن میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ "محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں"

اس جزسے ہی ختم نبوت ثابت ہوتی ہے کہ کسی بالغ مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکہ اگر آپ ﷺ کا کوئی صاحبزادہ بھی ہوتا تو وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ کر نبی بن جاتا جیسے ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نبی ہوئے۔ داؤد علیہ السلام کے بیٹے سلیمان علیہ السلام نبی ہوئے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یوسف علیہ السلام نبی ہوئے اسی طرح اگر آپ ﷺ کا صاحبزادہ بھی نبی ہوتا تو "ختم نبوت" باقی نہ رہتی اس کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

"**لوعاش لكان صديقانبيا**" "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے"[5]

اسی حکمت کی بنیاد پر نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا قاسم سیدنا طیب وطاہر اور سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہم بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ کوئی بھی سن بلوغت کو نہ پہنچے۔[6]

مرزا قادیانی نے اس آیت کی من گھڑت تاویلات کی ہیں اور اس آیت کو اپنی نبوت کے جواز کے طور پر پیش کیا ہے مرزا کی بے باکی ملاحظہ فرمائیے:

1) **قادیانی تاویل نمبر 1:** ۔ خاتم النبیین کے معنیٰ نبیوں کی مہر کے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا، یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ ﷺ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ ﷺ کی توجۂ روحانی "نبی تراش" ہے۔"[7]

- **جواب نمبر 1:** ۔ مرزا قادیانی کا بیان کردہ یہ معنیٰ اس کے دجل وکذب کا شاہکار، اور قرآن وسنت کے سراسر خلاف ہے۔ محض اپنی جھوٹی نبوت کو سیدھا کرنے کی غرض سے مرزا نے جو معنیٰ بیان کئے ہیں ، لغت عرب میں ہرگز ہرگز مستعمل نہیں۔
- **جواب نمبر 2:** ۔ اگر مرزا قادیانی کا من گھڑت ترجمہ مان لیا جائے تو "خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ" کے معنی مہمل ہونگے، اور پھر تو "خَاتَمُ الْاَوْلَادِ" کے معنی ہونگے کہ اس کے مہر سے اولاد بنتی ہیں اور "خَاتَمُ الْقَوْمِ" کے معنی ہونگے اسکی مہر سے قوم بنتی ہے۔
- **جواب نمبر 3:** ۔ مرزا قادیانی نے حقیقت الوحی میں لکھا ہے کہ نبوت کا نام پانے کے لئے صرف مرزا قادیانی ہی مخصوص کیا گیا اور چودہ سو سال میں اور کوئی نبی نہیں بنا کیونکہ نبوت کی مہر ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہے تو اگر خاتم النبیین کا یہی معنی ہے کہ آپ ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں ، تو کسی کے نبی

بننے سے مہر کے ٹوٹنے کا خطرہ کیوں لاحق ہے؟ بلکہ پھر تو جتنے زیادہ نبی بنیں گے یہ مہر اتنی زیادہ باکمال ہو گی۔ یہ کیسی مہر ہے کہ بنتے بنتے بنا بھی تو ایک نبی اور وہ بھی ناقص ظلی، بروزی اور ایک آنکھ خراب والا بیمار؟

2) **قادیانی تاویل نمبر 2:۔** خاتم النبیین کا ترجمہ آخر النبیین ہے لیکن آپ ﷺ اپنے پہلوں کے خاتم اور آخری ہیں۔

جواب: اس معنی کے لحاظ سے ہر نبی آدم علیہ السلام کے علاوہ اپنے سے پہلے انبیاء کا خاتم ہے پھر خاتم النبیین ہونے میں آنحضرت ﷺ کی خصوصیت کیا رہی۔ جبکہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی، ان میں سے ایک "ارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون "[8] آپ کا وصف خاصہ ہے اور قاعدہ ہے: "خاصة الشئ یوجدفیه ولایوجدفی غیرہ" لہٰذا مرزا قادیانی کی یہ تاویل من گھڑت معنی بے سود اور باطل ہے۔

3) **قادیانی تاویل نمبر 3:۔** قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت شاہ عبد العزیز کے لئے خاتم المحدثین اور بعض حضرات کے لئے خاتم المفسرین کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اور وہ سب مجاز پر محمول کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اسی محاورہ کی طرح یہاں بھی خاتم النبیین کا معنی ومطلب ہو گا۔

- **جواب نمبر 1:۔** خاتم المحدثین، خاتم المحققین، خاتم المفسرین وغیرہ اس کا کلام ہے جس کو کل کی کچھ خبر نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ کتنے آدمی پیدا ہوں گے، کتنے مریں گے، کتنے عالم ہوں گے، کتنے جاہل ہوں گے، کتنے محدث ومفسر ہوں گے اور کتنے آوارہ پھریں گے۔ اس لئے اس کو کوئی حق نہیں کہ وہ کسی کو خاتم المحدثین کہے۔ اگر کہیں کسی کے کلام میں ایسے الفاظ پائے جائیں تو سوائے اس کے چارہ نہیں کہ اسے مجاز یا مبالغہ پر محمول کیا جائے۔ ورنہ کلام لغو اور بے معنی ہو جائے گا۔ لیکن کیا عالم الغیب ذات کے کلام کو بھی اس پر قیاس کیا جائے گا؟ جس کے علم محیط سے کوئی چیز باہر نہیں اور جو اپنے علم اور اختیار کے ساتھ انبیاء کرام کو مبعوث فرماتا ہے۔ پس علیم وخبیر اور حکیم ذات کے کلام میں اگر کسی کی ذات کے متعلق خاتم النبیین کا لفظ جو ارشاد کیا گیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے حقیقی معنی مراد نہ لئے جائیں جو کہ بلا تکلف مراد لئے جاسکتے ہیں اور ان کو چھوڑ کر مجاز ومبالغہ پر قیاس کرنا صریحاً ناجائز ہے۔ الغرض انسان کے کلام میں ہم مجبور ہیں کہ ان کلمات کو ظاہری معنی سے پھیر کر مبالغہ یا مجاز پر محمول کریں۔ مگر خداوند قدوس کے کلام میں ہمیں اس کی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجاز کی طرف جانا اصول مسلم کے خلاف ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

"**لیس فیه تاویل ولاتخصیص ومن اوله بتخصیص فکلامه من انواع الهذیان لایمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب لهذاالنص الذی اجتمعت الامة علی انه غیرماول ولامخصوص**"

ترجمہ: آیت خاتم النبیین میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ تخصیص۔اور جو شخص اس میں کسی قسم کی تخصیص کرے اس کا کلام ھذیان کی قسم سے ہے۔اور یہ تاویل اسکو کافر کہنے کے حکم سے روک نہیں سکتی کیوں کہ وہ اس آیت (خاتم النبیین) کی تکذیب کر رہاہے جس کے متعلق امت کا اجماع ہے کہ وہ ماوّل یا مخصوص نہیں۔

الغرض چونکہ قرآن عزیز اوراحادیث نبویہ اوراجماع صحابہ اوراقوال سلف نے اس کا قطعی فیصلہ کر دیا کہ خاتم النبیین اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے۔نہ اس میں مجاز ہے نہ کوئی مبالغہ اور نہ تاویل و تخصیص۔اب اسے کسی مجازی معنی پر محمول کرنے کے لئے قیاس کے اٹکل پچو چلانا جائز نہیں۔

مخفی نہیں رہا کہ حق تعالیٰ کے ارشاد "**وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ**" کو عوام الناس کے قول پر قیاس کرنا انتہائی جہالت ونادانی کا کرشمہ ہے۔کیونکہ اول تو یہ مقولہ ایک عامی محاورہ ہے جو تحقیق پر مبنی نہیں۔بہت سے محاورات مقامات خطابیہ میں استعمال ہوتے ہیں جن کا مدار تحقیق پر نہیں ہوتا۔بخلاف ارشاد خداوندی کے کہ وہ سراسر تحقیق ہے اور حقیقت واقعہ سے سر مو متجاوز نہیں بلکہ قرآن کریم کے وجوہ اعجاز میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے ایک کلمہ کی جگہ مخلوق دوسرا کلمہ نہیں لاسکتی۔کیونکہ اس مقام کے حق اور حقیقت غرض کی گہرائی کا احاطہ انسانی طاقت سے خارج ہے۔

- **جواب نمبر2:**۔یہ کہ اس فقرہ کے قائل کو غیب کا علم نہیں اور نہ وہ غیب کے پردہ میں چھپی ہوئی چیزوں سے باخبر ہے کہ ہمیشہ کی رعایت رکھ کر بات کہتا۔بخلاف باری تعالیٰ کے کہ اس کے لئے ماضی اور مستقبل یکساں ہیں۔
- **جواب نمبر3:**۔یہ کہ یہ فقرہ ہر شخص اپنے گمان کے موافق کہتاہے۔اور ایک ہی زمانہ میں متعدد لوگ کہتے ہیں اورانہیں ایک دوسرے کے قول کی خبر نہیں ہوتی۔بلکہ ایک شخص اس اطلاع کے باوجود کہ اس زمانہ میں دیگر اصحاب کمال بھی موجود ہیں،اس لفظ کا اطلاق کرتا اور قطعی قرینہ پر اعتماد کرتاہے کہ دوسرے لوگ خود مشاہدہ کرنے والے ہیں اس لئے میرے سامعین ایک ایسی چیز کے بارے میں جسے وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے اوراپنی کانوں سے سنتے ہیں میرے کلام کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونگے۔

- **جواب نمبر4:۔** یہ کہ ہر شخص کی مراد اپنے زمانہ کے لوگوں تک محدود ہوتی ہے، مستقبل سے اسے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

4) **قادیانی تاویل نمبر4:۔** خاتم کا معنی انگشتری ہے۔ قادیانی کہتے ہیں خاتم النبیین میں خاتم بمعنی نگینہ ہے اگر یہاں نگینہ مراد لیکر زینت کا معنی مراد لیا جائے اور کلام کا معنی یہ ہوں کہ آپ ﷺ سب انبیاء کی زینت ہیں تو اس صورت میں آیت کو ختم نبوت سے کوئی تعلق ہی باقی نہیں رہتا۔

- **جواب نمبر1:۔** لیکن جب ہم اسکو اصول تفسیر پر پرکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض قرآن پر افترا ہے۔ اسکی ہر گز وہ مراد نہیں، جو قادیانی لینا چاہتے ہیں۔

اول تو اس وجہ سے کہ خاتم بمعنی زینت مراد لینا مجازی معنی ہیں۔ اور جبکہ اس جگہ حقیقی معنی بلا تکلف درست ہیں تو حسب تصریحات علماء لغت وبلاغت واصول، معنی مجازی کی طرف جانیکی کوئی وجہ نہیں۔ دوسرے احادیث متواترہ نے جو تفسیر اس آیت کی صاف صاف بیان کی ہے یہ اسکے خلاف ہے۔

- **جواب نمبر2:۔** یہ تفسیر اجماع اور آثار سلف کے بھی خلاف ہے۔
- **جواب نمبر3:۔** ائمہ تفسیر کی شہادتیں بھی اسکے خلاف ہیں۔ پھر کیا کوئی مسلمان قرآن عزیز کے ایسے معنی تسلیم کر سکتا ہے؟ جو قواعد عربیت کے بھی خلاف ہوں اور خود تصریحات قرآن مجید کے بھی۔ احادیث متواترہ اور آثار سلف بھی اسکو رد کرتے ہوں اور ائمہ تفسیر بھی۔
- **جواب نمبر4:۔** اور اگر اسی طرح ہر کس وناکس کے خیالات اور ہر حقیقی یا مجازی معنی قرآن عزیز کی تفسیر بن سکتے ہیں تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ تمام قرآن مجید میں جہاں کہیں **اَقِیۡمُوالصَّلٰوۃَ** وغیرہ کے الفاظ سے نماز کی فرضیت کی تاکید کی گئی ہے سب جگہ محض درود بھیجنا اور دعا کرنا مراد ہے جو لفظ صلٰوۃ کے لغوی معنی ہیں۔

اسی طرح آیت قرآنیہ میں[9] جو روزہ کی فرضیت ثابت ہے۔ اسکا لغوی ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو تم رک جاؤ کیوں کہ لغت عرب میں صوم کے لغوی معنی صرف رک جانا ہیں۔ لیکن آیات مذکورہ میں صوم وصلٰوۃ اور حج وغیرہ کے الفاظ سے انکے معنی لغوی کو اس لئے چھوڑا جاتا ہے کہ قرآن عزیز کی دوسری آیت اور احادیث متواترہ اور آثار سلف سے جو تعبیر انکی ثابت ہے اس کے خلاف ہے۔ اور اگر آج کوئی ان آیات کا لغوی معنی بتلا کر لوگوں کو فرائض کی پابندیوں سے آزاد کرنا چاہے تو بحمد للہ مسلمانوں کا ہر جاہل وعالم یہی جواب دے گا "**اِذَاخَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْاسَلَاماً**"[10]

لفظ خاتم کا مرزا قادیانی کے یہاں استعمال:

مرزا قادیانی نے سینکڑوں مرتبہ لفظ خاتم استعمال کیا اوران مقامات کے بغیر جہاں خاتم النبیین کی تفسیر "نبی ساز" کرتا ہے ہر مقام پر اس لفظ کو "آخری" کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ مثلاً:

نمبر1: خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بارہ موسوی خلیفوں کا ذکر فرمایا۔ جن میں سے ہر ایک حضرت موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور تیرہواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا۔[11]

نمبر2: یہ ماننا ضروری ہے کہ وہ (خود مرزا قادیانی) اس امت کا خاتم الانبیاء ہے۔ جیسا کہ سلسلہ موسویہ کے خلیفوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء ہے۔[12]

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ مرزا قادیانی نے لفظ خاتم کو باقی ہر مقام پر آخری کے معنوں میں استعمال کیا۔ لیکن جب خاتم النبیین کی تفسیر کرنے لگا تو کہا "اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی "نبی تراش" ہے۔ حالانکہ امت مسلمہ کا چودہ سو سال سے متفقہ عقیدہ ہے کہ[13]

رخ مصطفٰی ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ نہیں
نہ کسی کے بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں[14]

قرآنی دلیل نمبر2: قرآن حکیم ان آسمانی کتابوں کی تصدیق فرماتا ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئیں اپنے بعد کسی آسمانی کتاب یا نبی کی تصدیق نہیں کرتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ "[15]

ترجمہ: اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اُس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری.

علامہ غلام رسول سعیدی "تبیان القرآن" میں لکھتے ہیں:

یہ آیت خاتم الانبیاء نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی واضح دلیل ہے کہ آپ پر نازل ہونیوالی کتاب اپنے سے پہلی کتابوں کی تو تصدیق کرتی ہے مگر بعد میں کسی کتاب کی تصدیق تو درکنار ذکر تک نہیں کرتی۔ اگر بعد میں کسی پر وحی کا نزول ہونا ہوتا تو اس کا تذکرہ بھی لازماً کیا جاتا کیونکہ اس قرآن کی شان یہ ہے کہ

وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ[16]

ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو اس روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

جس قرآن میں اللہ نے ہر خشک وتر تک کا ذکر فرمادیا ہو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قرآن میں وحی اور نبوت جیسے اہم معاملے کی وضاحت نہ کی گئی قرآن نے تو اشارۃً اور کنایۃً بھی اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو کتاب اور وحی تصدیق وتوثیق قرآن سے خالی ہو وہ حق نہیں ہو سکتی۔[17]

قرآنی دلیل نمبر3: آقائے نامدار تاجدار ختم نبوت ﷺ نے ہمارے لئے دین اسلام کو کامل اور اکمل طریقے سے پہنچادیا ہے اب آپ کے بعد نہ کسی شریعت سابقہ کی ضرورت ہے نہ شریعت لاحقہ کی۔ اور نہ کسی جدید نبی کی ضرورت ہے قرآن مجید نے دین کی تکمیل کا اعلان فرمادیا ہے۔

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا "[18]

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

تکمیل دین کا اعلان کرنیوالی یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی اور اس آیت سے درج ذیل احکام معلوم ہوئے:

1. صرف اور صرف دین محمد اسلام اللہ کو پسند ہے باقی سب دین اب نا قابل قبول ہیں۔
2. اس آیت کے نزول کے بعد قیامت تک اسلام کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔
3. اصول دین میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی البتہ اجتہادی فروعی مسائل نکلتے رہیں گے۔
4. سیدالمرسلین ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکہ دین کامل ہو چکا اور سورج نکلنے کے بعد چراغ کی ضرورت نہیں۔[19]

قرآنی دلیل نمبر4: حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو بشارت دی اس کا ذکر قرآن میں یوں ہے:

"وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ "[20]

ترجمہ: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کُھلا جادو ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"انادعوۃ ابی ابراہیم وبشارۃ عیسیٰ "میں اپنے جد امجد ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں۔[21]

"محمد" اور "احمد" دونوں حضور ﷺ کے ذاتی نام ہیں جبکہ باقی نام آپ کے صفاتی نام ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لِیْ خَمْسَۃُ اَسْمَاءٍ:اَنَامُحَمَّدٌوَاَحْمَدُوَ اَنَاالْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُواللهِ بِیَ الْکُفْرَوَ اَنَاالْحَاشِرُالَّذِیْ یُحْشَرُالنَّاسَ وَعَلٰی قَدَمِیْ وَ اَنَا الْعَاقِبُ"۔[22]

میرے پانچ نام ہیں میں محمد واحمد ہوں اور میں ماحی ہوں کے میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں کیا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے نبی کریم ﷺ کا نام احمد بتایا اس میں حکمت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی ہوناتھا۔ اورآسمانوں میں حضور ﷺ کا نام احمد ہے اس لئے آپ نے بھی "اِسْمُہٗ اَحْمَدُ" فرما کر اس بات کا ثبوت دیا کہ رفع آسمانی کے بعد آسمانوں میں میں زندہ رہوں گا جب تک اللہ چاہے گا اس کے بعد نزول ہو گا اور میں اسم احمد کا ذکر کروں تا کہ میری موت کے قائل اور رفع آسمانی کے منکروں کا منہ بند ہو جائے۔

قرآنی دلیل نمبر5: اللہ رب العزت نے جس کو نبوت عطا فرمانی تھی وہ عالم ارواح میں عطا فرما دی گئی تھی جب کہ تمام انبیائے کرام سے نبی کریم ﷺ کی مدد و نصرت کا وعدہ بھی لیا گیا تھا۔

قرآن مجید نے اسی "میثاق نبوت" کو یوں بیان فرمایا:

"وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ-قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ"[23]

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

ہر نبی کو اس میثاق کے "تحت عالم ارواح" میں ہی نبوت عطا کر دی گئی تھی لہذا نبی "عالم اجسام" میں آنے سے قبل ہی نبی ہوتا ہے البتہ انسانی اور بشری زندگی میں اعلان نبوت کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے جس کو "بعثت" کہتے ہیں ایسا ممکن نہیں کہ کوئی انسان اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں تو نبی نہ ہو مگر بعد میں اسے اچانک نبوت مل جائے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی شروع میں ختم نبوت کا قائل تھا پھر 1882ء میں خدا کا الہام یافتہ مجدد اور مثیل

مسیح کے بعد 1891ء تا 1901ء مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد 1901ء تا 1908ء نبوت ورسالت بلکہ آخری نبی ہونے کا دعویٰ کردیا۔

5) **قادیانی تاویل نمبر5:۔** مرزا قادیانی آیت "واذاخذالله ميثاق النبيين لماتيتكم من كتب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لمامعكم لتومنن به ولتنصرنه" اورآیت "اذاخذنامن النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح" سے استدلال کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب انبیاء سے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ سے بھی ایک رسول کے آنے کا واقعہ پیش کرکے اس کی تصدیق کرنے کا اوراس رسول کو ماننے کا وعدہ لے رہا ہے۔وہ رسول کون ہوگا جو سب انبیاء اور آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والا ہے وہ مرزاغلام احمد قادیانی ہی ہے۔نعوذبالله من ذلك

- **جواب نمبر1:۔** دونوں آیات میں جس چیز کا خدا تعالیٰ انبیاء سے وعدہ لے رہا ہے وہ الگ الگ چیزیں ہیں۔پہلی آیت لیں تو ایک بہت عظیم الشان نبی کی تصدیق کا وعدہ لیا جارہا ہے جو آیت بتلارہی ہے کہ وہ نبی اعلیٰ منصب رکھتا ہوگا۔جس کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام سے تاکیدی طور پر اس پر ایمان لانے کا وعدہ لے رہا ہے اور جس کی امداد کے لئے سخت تاکید فرمائی جارہی ہے۔وہ توآنحضرت ﷺ ہی ہوسکتے ہیں۔خود مرزا قادیانی بھی اس ثم جاءكم رسول سے مراد آنحضرت ﷺ کو سمجھتا ہے۔ملاحظہ ہو:

"اوریاد کرجب خدانے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا۔اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئیگا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تمہیں اسپر ایمان لانا ہوگا اوراس کی مدد کرنی ہوگی اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہوئے یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ۔[24]

مرزا قادیانی نے بھی اس کا مصداق رحمت دوعالم ﷺ کی ذات اقدس کو قرار دیا۔دوسری آیت میں تبلیغ واشاعت کا احکامات الہیہ پر وعدہ لئے جانے کا تذکرہ ہے۔

- "ثم جاءكم" کے الفاظ قابل غور طلب ہیں۔ان میں نبی کریم ﷺ کا تمام انبیاء کرام کے بعد تشریف لانے کو ثم کے ساتھ ادا کیا گیا ہے۔جو لغت عرب میں تراخی کے لئے آتا ہے جب کہا جاتا ہے کہ "جاء نی القوم ثم عمر" تو لغت عرب میں اس کا یہی مفہوم و معنی سمجھا جاتا ہے کہ پہلے تمام قوم آگئی پھر کچھ تراخی یعنی مہلت کے بعد سب کے آخر میں عمر آیا۔لہٰذا ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ کے یہ معنی ہونگے کہ تمام

انبیاء کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔یہ تو ختم نبوت کی دلیل ہوئی اور قادیانیت کے لئے نشترِ جان!

6) قادیانی تاویل نمبر6:

" وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ١ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِيْقًا"[25]

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اب اس آیت کا قادیانیوں نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔"[26]

یہاں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ انبیاء بھی بن سکتے ہیں اور صدیقین بھی، شہداء بھی اور صالحین بھی وغیرہ وغیرہ۔

اس بظاہر بے ضرر ترجمہ قرآن پر غور کیا جائے تو منکشف ہو گا کہ قران مجید کا اصل لفظ "**مع الذين**" ہے یعنی "ساتھ" لیکن مرزا بشیر الدین محمود نے اس کا ترجمہ "ساتھ" کے بجائے "شامل" کر دیا ہے یعنی "مع" کی جگہ اپنی طرف سے اسے "من" تسلیم کیا ہے۔ "مع" اور "من" کے فرق کو سمجھنے کے لئے کسی لمبی چوڑی عربی دانی کی ضرورت نہیں، ہم اردو میں بھی ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں۔

شاہد مع اپنے خاندان کے آگیا ہے، یعنی شاہد اپنے خاندان کے ساتھ آگیا ہے وہ مع اپنے سامان کے وہاں پہنچا، میں مع اپنے ملازمین کے یہاں آرہا ہوں، وغیرہ۔ قرآن مجید کے واضح الفاظ ہیں کہ ایسے لوگ انبیاء کے ساتھ ہوں گے، ان میں شامل نہیں۔ آگے قرآنی الفاظ خود تشریح بھی کر رہے ہیں کہ یہ لوگ کتنے اچھے رفیق ہیں "**وحسن اولئک رفیقا**" اگر ایک شخص خود ہی نبی ہے تو رفیق کیسا؟ لیکن مرزا بشیر الدین محمود نے ترجمہ میں صرف ایک لفظ کا ہیر پھیر کر کے بات کو کیا سے کیا بنا دیا۔

قرآن مجید میں "مع" کا لفظ استعمال ہوا: "**وارکعوا مع الراکعین**"[27]

مرزا بشیر الدین محمود نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

"رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

اس کے علاوہ قرآن مجید میں تقریبا193 مختلف مقامات پر لفظ"مع"استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اس کا مطلب "ساتھ" ہے"شامل" کہیں بھی نہیں مراد لیا گیا۔ مرزا قادیانی اور مرزا محمود نے صرف اپنی نبوت جاری کرانے کے لئے "مع"کو"ساتھ" کے بجائے "شامل" کر دیا۔ بیچارے بھولے بھالے سادہ لوح نیم خواندہ غلام احمدیوں کے ایمان سے کھیلا جارہا ہے۔ کیا"مع"کا ترجمہ تبدیل کرنے کے لئے صرف یہی ایک آیت شریف ملی تھی، کیا یہی دلیل ہے ان کی نبوت کے اجراء کی؟

7) **قادیانی تاویل نمبر7:۔**"اهدناالصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم"[28] اے اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی۔ گویا ہم کو بھی وہ نعمتیں عطافرما جو پہلے لوگوں کو عطا کی گئیں۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں۔ قرآن مجید میں ہے:"**يقوم اذكروا نعمة الله عليكم اذجعل فيكم انبياء وجعلكم ملوكا**"[29]

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم تم اپنے خدا کی نعمت یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔ تو ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہی دونوں نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی قوم کو دیا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے۔ اور دعا کا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسکی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لہٰذا امت محمدیہ میں نبوت ثابت ہوئی۔[30]

- **جواب نمبر1:۔** اس آیت میں منعم علیہم کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔ اس کے یہ معنی کہ ان کے طریق عمل کو نمونہ بنائیں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے "لَقَدْكَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[31]
- **جواب نمبر2:۔** اگر انبیاء کی پیروی سے آدمی نبی بن سکتا ہے تو کیا خدا کی پیروی سے خدا بن جائیگا؟ جیسا کہ خدا کا فرمان ہے "اِنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ"[32] اور کیا گورنر کے راستے پر چلنے والا گورنر بن سکتا ہے؟ یا چپڑاسی کے راستہ پر چلنے والا چپڑاسی بن جاتا ہے؟
- **جواب نمبر3:۔** نبوت دعاؤں سے نہیں ملا کرتی۔ اگر نبوت دعاؤں سے ملے تو نبوت کسبی ہو جائیگی۔ حالانکہ نبوت وہبی ہے۔ "اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ"[33]
- **جواب نمبر4:۔** حضور ﷺ نے بھی یہ دعا مانگی تھی حالانکہ آپ ﷺ اس سے پہلے نبی بن چکے تھے۔ آپ ﷺ کا ہر نماز میں اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمِ کے الفاظ سے دعا کرنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ اس سے حصول نبوت مراد نہیں۔

- **جواب نمبر5:۔** تیرہ سو برس میں اگر کوئی نبی نہ بنا تو کیا کسی کی بھی دعا قبول نہ ہوئی ؟جس مذہب میں کروڑوں لوگوں کی دعا قبول نہ ہو وہ خیر امت نہیں کہلا سکتی۔اور نہ اسکو کہلانے کا حق ہے۔
- **جواب نمبر6:۔** اھدنا صیغہ جمع کا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی بنائے۔اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی بھی دعا قبول نہ کی۔کیوں کہ اگر دعا قبول ہوئی ہوتی تو مرزا قادیانی کے سب پیروکاروں کو نبی ہونا چاہیے تھا۔مگر ایسا نہ ہوا۔اور اگر سب نبی ہی بن جائیں تو سوال یہ ہے کہ پھر امتی کہاں سے آتے ؟کیا مرزائیوں میں سے کوئی نبوت چھوڑ کر امتی بننے کے لئے تیار ہے ؟
- **جواب نمبر7:۔** یہی دعا عورتوں کو بھی سکھائی گئی ہے۔تو کیا وہ بھی منصب نبوت پر فائز ہو سکتی ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر یہ دعا انہیں کیوں سکھائی گئی ہے ؟اور اگر ہاں میں ہے تو یہ خود قادیانیوں کے خلاف ہے۔
- **جواب نمبر8:۔** نعمت سے مراد نبوت کا ملنا نہیں۔کیوں کہ نعمتیں حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بھی نازل ہوئی "اُذْکُرْنِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدِتِکَ"[34] اے عیسٰی میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کی۔
- **جواب نمبر9:۔** اگر نبوت طلب کرنے کی دعا ہے تو غلام احمد قادیانی نبی بن جانے کے بعد یہ دعا کیوں مانگتا تھا۔کیا اسے اپنی نبوت پر یقین نہ تھا؟
- **جواب نمبر10:۔** " اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ "یہ دعا نبی کریم ﷺ نے بھی مانگی بلکہ یہ دعاء مانگنا آپ ﷺ نے امت کو سکھلایا۔لیکن یہ دعا آپ ﷺ نے اس وقت مانگی جب آپ ﷺ اعلان نبوت فرما چکے تھے۔قرآن مجید آپ ﷺ پر اترنا شروع ہو چکا تھا۔ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا سے نبی نہیں بنے تو پھر اس دعا کا فائدہ کیا؟مزید یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ چودہ سو سال میں کسی ایک کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی۔اگر ہوئی تو وہ کون ہے جو اس دعا سے نبی بنا؟اور اگر قبول نہ ہوئی تو پھر یہ امت خیر امت کہاں ہوئی؟

قادیانی جو بھی آیاتِ قرآنی پیش کرتے ہیں وہ اکثر اوقات ترجمہ میں زمانہ (Tense) کو تبدیل کرنے کی ترکیب(Trick)استعمال کرتے ہیں،وہ بھی صرف اپنے بہرے گونگے پیروکاروں کو سنا سنا کر آپس میں ہی خوش ہوتے رہتے ہیں،انہیں مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی جرات شاذ ہی کرتے ہیں۔ایسی بچگانہ باتیں نہ ہی لائق توجہ ،نہ ہی لائق اعتناء

8) **قادیانی تاویل نمبر8:۔** سورہ آل عمران کی ایک آیت مبارکہ:179 ہے:

"مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّ
يِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّ
شَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ"[35] o

ترجمہ: اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

اس آیت کا ترجمہ احمدیوں کے تنخواہ دار ترجمان مولوی نے جو بلادِ عربیہ میں مبلغ بھی تھا اور رسالہ الفرقان کا مدیر بھی، یوں کیا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ مؤمنوں کو اس حالت پر چھوڑدے جس پر تم ہو، بلکہ وہ طیب وخبیث میں امتیاز کرتا رہے گا مگر وہ تم کو (براہ راست) غیب پر مطلع نہ کرے گا لیکن وہ جس کو چاہے گا اپنے رسولوں کے طور پر منتخب کرے گا، تم اے مسلمانو! اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ، اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کروگے تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا۔[36]

اس آیت مبارکہ کے ترجمہ میں مولوی صاحب کا (Future Tense) زمانہ مستقبل نوٹ فرمائیں: "امتیاز کرتا رہے گا، غیب پر مطلع نہ کرے گا، جسے چاہے گا اپنے رسولوں کے طور پر منتخب کرے گا، وغیرہ وغیرہ

اب اصل آیات کا زمانہ (Tense) کون سا ہے؟ اور ماضی کے صیغے کو مستقبل کے صیغے میں کیسے تبدیل کیا گیا مرزا بشیر الدین کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"(یہ) ممکن (ہی) نہ تھا کہ جس حالت پر تم (لوگ) ہو اللہ اس پر جب تک کہ وہ (اللہ) ناپاک کو پاک سے علیحدہ نہ کردیتا (تم جیسے) مؤمنوں کو چھوڑ دیتا اور اللہ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کرسکتا تھا، ہاں! اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔۔۔۔ الخ۔"[37]

ایک اور آیت کریمہ کے ترجمہ میں زمانہ مستقبل (Future Tense) بلکہ استمرار (Future Continuous) ملاحظہ فرمائیے:

"اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ"[38]

"کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی رسول منتخب کرتا ہے اور کرتا رہے گا کیونکہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"[39]

اس آیت کریمہ کا اصل صیغہ (Present) ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود خود ترجمہ کرتا ہے:

"اللہ فرشتوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے اور(اسی طرح)انسانوں میں سے (بھی)اللہ بہت(دعائیں)سننے والا(اور حالات کو)دیکھنے والا ہے۔[40]

قادیانیوں کی تمام تحریریں ایسی ہی ہیں۔ربط وتسلسل کا تو ذکر ہی کیا،خود مرزا قادیانی کی تحریروں میں منطق ودلیل کے بنیادی اصول چھو کر بھی نہیں گزرے ہیں۔

خلاصہ کلام:

قرآنی آیات عقیدہ ختم نبوت میں بڑے واضح اور صریح احکام بیان فرمارہی ہیں جن میں کسی تشریح یاوضاحت کی ضرورت ہی نہیں طوالت کے خوف سے یہاں صرف چند آیات پیش کی گئی ہیں لیکن کوئی یہ نہ سمجھے کہ ختم نبوت پر قرآن کی چند آیات ہی ہیں اگرچہ کسی عقیدے کے لئے قرآن کی ایک آیت ہی کافی ہوتی ہے۔

مذکورہ آیات قرآنی کے علاوہ اہل علم جن کے سینے قرآن کے علوم کے لیے حق تعالیٰ نے کھول دیے ہیں وہ قرآن کی بے شمار آیات سے ختم نبوت کے دلائل پیش کرسکتے ہیں قرآن کی بعض آیات عقیدہ ختم نبوت میں بالکل واضح اور **عبارۃ النص** ہیں بعض آیات **اشارۃ النص**، بعض **دلالۃ النص** اور بعض **اقتضاء النص** ہیں۔اور یہ چاروں قسم کی نصوص باتفاق علماء اصول واستدلال کے قطعی اور یقینی ہیں اور بعض وہ آیات بھی ہیں جن سے بطریق استنباط یا نکات کے طور پر ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے

تجاویز وسفارشات

1. دورِ جدید کا تقاضا ہے کہ منتخب علمائے کرام کے ردِّ قادیانیت پر دیے گئے دلائل اور کتب کا مطالعہ عام کیا جائے تا کہ عام مسلمان گمراہی سے بچ سکے۔
2. عوام الناس کو قادیانیت کے گمراہ کن عقائد مع ردّ سمجھا دیے جائیں کیونکہ عام مسلمان ان قادیانیوں کو سنی،دیوبندی کی طرح صرف ایک فرقہ سمجھتا ہے۔جب قادیانیوں کے عام مسلمانوں کے لیے کفر کے فتاوٰی عوام کے سامنے آتے ہیں تو وہ بڑی حد تک گمراہی سے بچ جاتے ہیں۔
3. علماء کی کتابوں میں موجودہ دلائل اور قدیمی اصطلاحات کی تسہیل کر کے سادہ زبان اور جدید انداز میں پیش کیے جائیں تا کہ سادہ ذہن آسانی سے قبول کرلے۔
4. ردّ قادیانیت کا لٹریچر مفت چھاپ کر بھی تقسیم کیا جائے۔

5. ایسے نئے ٹی وی چینل یا موجودہ چینلز کے ائر ٹائم میں ایک گھنٹہ / آدھا گھنٹہ کی نشریات ایسی ہوں جو عوام کو قادیانی فتنے سے بچنے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوں۔
6. سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کا سہارا لیا جائے، کارآمد ویب سائٹس بنائی جائیں اور مستند علمائے کرام کے خطابات، کتب، مباحثے وغیرہ اپ لوڈ کیے جائیں اس کے ساتھ ساتھ FAQS یعنی Frequently Asked Questions یا ASK Imam کا آپشن رکھا جائے تاکہ لوگ آسانی سے سوال وجواب کر کے اپنے اشکالات دور کر لیں۔

حوالہ جات

[1] ۔ القرآن، 95 التین: 4

[2] ۔ القرآن، 33 الاحزاب: 40

[3] ۔ القرآن، 2 البقرۃ: 4

[4] ۔ القرآن، 33 الاحزاب: 40

[5] ۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوۃ 1: حدیث 484، مکتبہ دارالسلام، الریاض، السعودیہ العربیۃ 1428ھ

[6] ۔ سعیدی، غلام رسول، علامہ، "تبیان القرآن" جلد نہم، ص 463، مطبوعہ فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور 2005ء

[7] ۔ مرزا غلام احمد قادیانی، "حقیقت الوحی"، روحانی خزائن، ج 22، ص 100

[8] ۔ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وایامہ، حدیث نمبر: 7273

[9] ۔ القرآن 02 البقرۃ: 185

[10] ۔ القرآن 25 الفرقان: 63

[11] ۔ مرزا غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج 17، ص 123

[12] ۔ مرزا غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج 17، ص 127

[13] ۔ مرزا غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی، روحانی خزائن، ج 22، ص 100

[14] ۔ لطف بدایونی

[15] ۔ القرآن، 3 آل عمران: 3

[16] ۔ القرآن، 6 الانعام: 59

[17] ۔ سعیدی، غلام رسول، علامہ، "تبیان القرآن" جلد نہم، ج 2، ص 35، مطبوعہ فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور 2005ء

[18] ۔ القرآن، 5 المائدۃ:3

[19] ۔ الدمشقی، عمادالدین، عمر بن کثیر، المتوفی 774ھ، تفسیر ابن کثیر، مترجم محمد جوناگڑھی، مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز، لاہور 2009ء

[20] ۔ القرآن، 61 الصف:6

[21] ۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، 2:453، رقم 3566؛ بیہقی، شعب الایمان، 2:134، رقم 1385

[22] ۔ البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ، کتاب المناقب، حدیث:3339

[23] ۔ القرآن، 3 آل عمران:81

[24] ۔ حقیقت الوحی، روحانی خزائن، ج22، ص133

[25] ۔ القرآن 03 النساء:69

[26] ۔ قادیانی، بشیر الدین محمود، مرزا، تفسیر صغیر، 03 النساء:70

نوٹ: قادیانیوں کے قرآن میں ہر سورت میں ایک آیت کا اضافہ کیا گیا ہے کیونکہ قادیانی بسم اللہ شریف کو ہر سورۃ کا جزو مانتے ہیں اس لئے قادیانی قرآن میں آیت نمبر میں ایک نمبر کا اضافہ ہوتا ہے مثلاً اوپر دی گئی سورۃ النساء کی آیت قرآن پاک میں 69 ہے لیکن قادیانی قرآن میں اسی آیت کا یہ نمبر 70 ہوگا۔ زیر نظر تحقیق میں آیتوں کے حوالوں میں یہ فرق پیش نظر رہنا چاہیے۔

[27] ۔ قادیانی، بشیر الدین محمود، مرزا، تفسیر صغیر، 02 البقرۃ:44

[28] ۔ القرآن 01 الفاتحہ:6-5

[29] ۔ القرآن 05 المائدۃ:20

[30] ۔ احمدیہ پاکٹ بک، ص467،466، آخری ایڈیشن، ربوہ پرنٹنگ پریس، پاکستان

[31] ۔ القرآن 33 الاحزاب:21

[32] ۔ القرآن 06 الانعام:153

[33] ۔ القرآن 06 الانعام:124

[34] ۔ القرآن 05 المائدۃ:110

[35] ۔ القرآن 03 آل عمران:179

[36] ۔ مولانا ابوالعطاء الجالندھری قادیانی، مدیر ماہنامہ الفرقان وسابق مبلغ بلاد عربیہ: القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین، مکتبہ الفرقان، ربوہ، طبع سوم 1963ء، صفحہ 54-54

[37] ۔ قادیانی، بشیر الدین محمود، مرزا، تفسیر صغیر، سورۃ آل عمران:180، ص103

[38] ۔ القرآن 22 الحج:75

[39] ۔ مولانا ابوالعطاء الجالندھری قادیانی، القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین، مکتبہ الفرقان، ربوہ، ص40

[40] ۔ قادیانی، بشیر الدین محمود، مرزا، تفسیر صغیر، سورۃ الحج:77، ص432